سورة البقرة

آيات ۲۳ - ۲۹

وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ ص وَادْعُوا
شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٣﴾ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن
تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ ج أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ
﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا
الْأَنْهَارُ ط كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِن
قَبْلُ ۙ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ط وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۗ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ
﴿٢٥﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَن يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا ط فَأَمَّا الَّذِينَ
آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ ۚ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا
أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا ۙ وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ط وَمَا يُضِلُّ
بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ﴿٢٦﴾ ۙ الَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ ص وَ
يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ط

أُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٢٧﴾
كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ
اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٨﴾
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ
فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٢٩﴾ ع

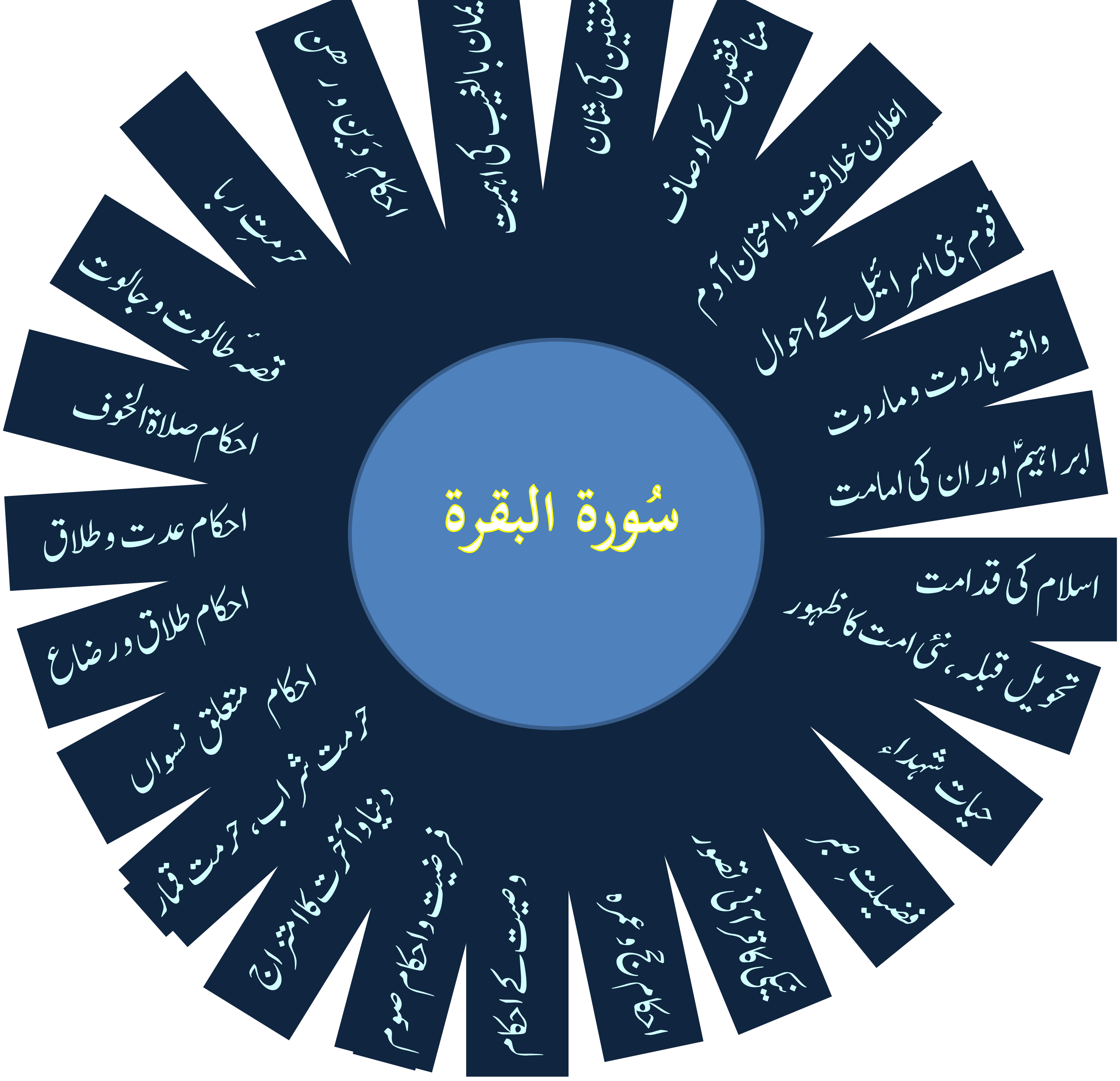
سُورة البقرة
متقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کی آزادی کا شعور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمتِ ربا
احکام دَین و رہن
ایمان بالغیب کی اہمیت

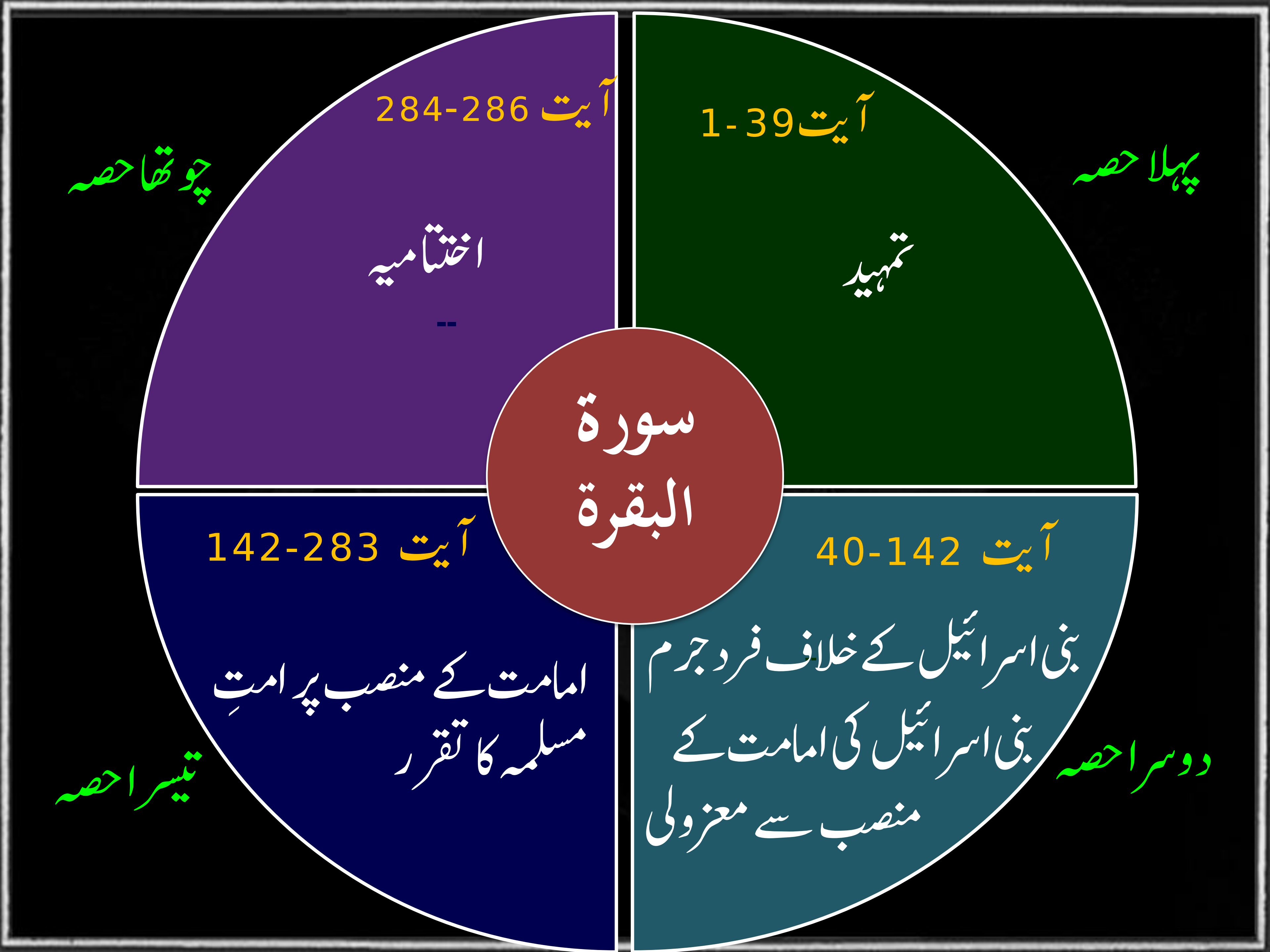
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

آیات ۱-۲۰
تین انسانی
گروہوں کی صفات
مومنین کی صفات (۱-۵)
کفار کی صفات (۶-۷)
منافقین کی صفات
(۸-۲۰)
آیات ۳۰-۳۹
انسان کا منصب خلافت
منصبِ خلافت (۳۰)
تاریخِ خلافت، انسانی صلاحیت
۳۰-۳۳
ابلیس کا کردار (۳۴)
آدم کی توبہ (۳۵-۳۷)
قانون ہدایت و جزاء و سزا
(۳۵-۳۷)
سورۃ البقرۃ
پہلا تمہیدی حصہ
آیات ۲۱-۲۹
تمام انسانوں کو توحید اور قرآن پر ایمان کی دعوت
پہلے گروہ میں شامل ہونے کی دعوت

وَاِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰى عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ ۖ

رَابَ يَرِيْبُ رَيْبًا
کسی کو شک میں ڈالنا

رَيب - شک

وَاِنۡ كُنۡتُمۡ - یاور اگر تم ہو

فِىۡ رَيۡبٍ - کسی شک میں (ر ي ب)

مِّمَّا نَزَّلۡنَا - اس کے بارے میں جو ہم نے اتارا

عَلٰى عَبۡدِنَا - اپنے بندے پر

أَتَى يَأۡتِي ، إِتْيانًا آنا، لانا

فَاۡتُوۡا - تو تم آؤ

بِسُوۡرَةٍ - ایک سورۃ کے ساتھ

مِّنۡ مِّثۡلِهٖ - اسکے جیسی

وَ ادۡعُوۡا شُهَدَآءَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۲۳﴾

وَ ادۡعُوۡا - اور تم بلالو

شُهَدَآءَکُمۡ - اپنے مددگاروں کو

شُهَدَاء - شہید کی جمع

شَهِدَ يَشْهَدُ ، شهادةً - گواہی دینا (خواہ یہ گواہی، عینی ہو قلبی ہو، بصیرت سے ہو یا بصارت سے- شہید وہ گواہ جو حاضر ہو کر کسی کے حق میں گواہی دے اور اس کے لیے مدد اور تقویت کا باعث ہو- اس لیے شہید "مددگار" کے معنی میں بھی

مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ - اللہ کے علاوہ

اِنۡ کُنۡتُمۡ - اگر تم ہو

صٰدِقِیۡنَ - سچے

وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ
مِّثْلِهٖ ۖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۳﴾

اور اگر تم شک میں ہو اس کے بارے میں (کہ) جو کچھ ہم نے
اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اتارا ہے، تو بنا لاؤ ایک سورت ہی اس
جیسی اور بلا لو اللہ کے علاوہ اپنے سب گواہوں کو، اگر تم سچے ہو

And if ye are in doubt as to what We have revealed from time to time to Our servant, then produce a Sura like thereunto; and call your witnesses or helpers (If there are any) besides Allah, if your (doubts) are true.

محمد اقبال

وَاِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰى عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ

قرآن کریم پر کفار کے اعتراضات اور ان کا جواب - قرآن کا چیلنج

- قرآن پر اعتراضات : ۱- کہ یہ اللہ نے اتارا ہے، ۲- اس کو تیار کرنے میں کوئی آپ ﷺ کی مدد کرتا ہے، ۳- قرآن ایک شاعری ہے اور کبھی کہانت کہتے
- ان اعتراضات کو کھلم کھلا چیلنج کیا گیا ہے
- قرآن میں پانچ مقامات پر یہ چیلنج موجود ہے کہ اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ یہ کلام محمد ﷺ کی اختراع ہے تو تم بھی مقابلے میں ایسا ہی کلام پیش کرو

(سورۃ ہود آیت ۱۳، سورۃ یونس آیت ۳۸، سورۃ بنی اسراءیل آیت ۸۸، سورۃ الطور آیات ۳۳ - ۳۴، اور سورۃ البقرۃ کی یہ آیت)

- یہ چیلنج ایک اسی جیسا قرآن بنا کر لے آنے سے شروع کیا گیا اور پھر دس سورتیں اور پھر کم کرتے کرتے ایک سورت تک لے آیا گیا - اندر جھانکنے کی دعوت، غور کرو، حقیقت تمہیں معلوم ہو جائیگی تمہارے اعتراضات میں کتنا وزن ہے؟

فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىۡ وَقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ ۖۚ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۴﴾

فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا - تو اگر تم نہ کر سکو

وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا - اور تم ہر گز نہ کر سکو گے

فَاتَّقُوا النَّارَ - تو بچو اس آگ سے

الَّتِىۡ وَقُوۡدُهَا - جس کا ایندھن ہیں

وَقُوۡد ایندھن

النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ - انسان اور پتھر

اُعِدَّتۡ - جو کہ تیار کی گئی ہے (ع د د)

أَعَدَّ يُعِدُّ ، إعْدَادًا تیار کرنا (IV)

لِلۡكٰفِرِيۡنَ - انکار کرنے والوں کے لیے

فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىۡ وَقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ ۖۚ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۴﴾

پس اگر تم (ایسا) نہ کر سکو اور نہ ہی کر سکتے ہو تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، جو جھٹلانے والوں کے لئے تیّار کی گئی ہے

But if ye cannot- and of a surety ye cannot- then fear the Fire whose fuel is men and stones,- which is prepared for those who reject Faith.

محمد اقبال

فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىۡ وَقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ ‌ۖۚ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۴﴾

چیلنج کا انداز

- یہ چیلنج اللہ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔ یہ انداز دنیا کی کسی کتاب کا نہیں ماسوا قرآن
- دوٹوک انداز ہے: "پھر اگر تم نہ کر پاؤ، اور تم ہر گز نہیں کر پاؤ گے" اس کے بعد صدیوں تک فی الواقعہ مخالفین کا عاجز ہو جانا ہی اپنی جگہ ایک ایسا کھلا معجزہ ہے، جس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں
- اتنی واضح دلیل اور اتنی مضبوط حجت قائم ہو جانے کے بعد بھی تم اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لاؤ اور آپ کی نبوت کو تسلیم نہ کرو اور قرآن کریم کو اللہ کی کتاب نہ مانو تو پھر اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ اولاً دنیا ہی میں عذاب آئے اور اگر اللہ کی مشیت سے تم دنیا میں عذاب سے بچ جاؤ تو پھر جہنم کی اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ (پتھروں کے وہ بت جو تمہارے معبود ہیں اس جہنم کا ایندھن ہوں گے- (اِنَّكُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ - ۲۱/۹۸)

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ

وَبَشِّرِ - اور بشارت دیجیے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا - ان لوگوں کو جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - اور نیک عمل کیے

اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ - کہ ان کے لیے باغات

تَجْرِيْ - بہتی ہیں

مِنْ تَحْتِهَا - جن کے دامن میں

الْاَنْهٰرُ - نہریں

كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ

كُلَّمَا - جب بھی

رُزِقُوْا مِنْهَا - ان کو دیا جائے گا اس میں

مِنْ ثَمَرَةٍ - کوئی پھل

رِّزْقًا - بطورِ رزق

قَالُوْا - وہ لوگ کہیں گے

هٰذَا الَّذِیْ - یہ ہے جو

رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ - ہم کو دیا گیا اس سے پہلے

رزق: کا لفظ اللہ کی طرف سے عطا کردہ مادی اور روحانی دونوں طرح کی نعمتوں کے لیے

رزق میں مال، اولاد، روزی، متاع حیات، علم، معرفت، ہدایت، بارش، وحی .... شامل ہیں

وَاُتُوۡا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمۡ فِيۡهَاۤ اَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۵﴾

وَاُتُوۡا بِهٖ - حالانکہ انہیں دیا گیا ہے

مُتَشَابِهًا ۔ ملتا جلتا (ش ب ھ) تَشابَہَ یَتَشَابَہُ ، تَشَابُھًا مشابہہ ہونا (VI)

مُتشابِہ مشابہہ (فاعل) اردو میں: شبہ ، مشابہہ، مشابہت، تشبیہہ، اشتباہ

وَلَهُمۡ فِيۡهَاۤ ۔اور ان کے لئے ہیں اس میں

اَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ - پاک جوڑے

ازواج : جوڑے۔ یہ لفظ شوہر اور بیوی دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ شوہر کے لیے بیوی "زوج" ہے اور بیوی کے لیے شوہر "زوج"

وَّهُمۡ فِيۡهَا - اور وہ اس میں

خٰلِدُوۡنَ - ہمیشہ رہیں گے

وَ بَشِّرِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ
تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ‌ؕ كُلَّمَا رُزِقُوۡا مِنۡهَا مِنۡ ثَمَرَةٍ رِّزۡقًا ‌ۙ قَالُوۡا هٰذَا الَّذِىۡ
رُزِقۡنَا مِنۡ قَبۡلُ ۙ وَاُتُوۡا بِهٖ مُتَشَابِهًا ‌ؕ وَلَهُمۡ فِيۡهَآ اَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ‌ۙ وَّ
هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۵﴾

اور اے پیغمبرؐ، جو لوگ اس کتاب پر ایمان لے آئیں اور (اس کے مطابق) اپنے عمل درست کر لیں، انہیں خوش خبری دے دو کہ اُن کے لیے ایسے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان باغوں کے پھل صورت میں دنیا کے پھلوں سے ملتے جلتے ہونگے جب کوئی پھل انہیں کھانے کو دیا جائے گا، تو وہ کہیں گے کہ ایسے ہی پھل اس سے پہلے دنیا میں ہم کو دیے جاتے تھے ان کے لیے وہاں پاکیزہ ازواج ہونگے، اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے

محمد اقبال

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا
هٰذَا الَّذِىْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ
فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾

But give glad tidings to those who believe and work righteousness, that their portion is Gardens, beneath which rivers flow. Every time they are fed with fruits therefrom, they say: "Why, this is what we were fed with before," for they are given things in similitude; and they have therein companions pure (and holy); and they abide therein (for ever).

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

- **ایمان** - دل سے تصدیق، زبان سے اقرار اور اس کے مطابق عمل کا نام ہے
- ایمان کے بعد عمل صالح کا ذکر خاص طور پر اس لیے کیا گیا ہے کہ عموماً اس میں کوتاہی کی جاتی ہے حالانکہ عمل سے خالی ایمان کافی نہیں
- قرآن میں ایمان اور عمل صالح کو اکٹھا ہی بیان کیا گیا ہے
- **عمل صالح** - ایسا عمل جو سنت رسول ﷺ کے مطابق ہو اور خالص رضائے الٰہی کی نیت سے کیا جائے۔ (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عمل صالح وہ ہے جس میں چار چیزیں ہوں۔ علم، نیت، صبر اور اخلاص)
- جو لوگ ایمان کے بعد عمل صالح پہ کاربند ہوں گے ان کے لیے خوشخبری سنائی گئی ہے - ان کے ایسے باغات ہوں گے جن کے دامن میں ندیاں بہتی ہوں گی۔

كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِىْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ ....

- جنت کی ابدی نعمتوں کا حقیقی مستحق وہ جو ایمان اور عمل صالح دونوں سے متصف ہو
- جنت کے میووں کی شکل تو ایسی ہوگی جس سے وہ پہلے سے آشنا ہیں لیکن ان کا ذائقہ اور خوشبو بالکل نرالی ہوگی
- پاکیزہ صفت ازواج (شوہر اور بیویاں)۔ مطہر کا مطلب یہ ہے کہ جن کی فکری اور عملی تطہیر ہو چکی ہوگی، جنھیں تربیت سے یا من جانب اللہ اس طرح شائستہ بنادیا ہوگا کہ نہ ان کی فکر میں کجی ہوگی نہ عمل میں خرابی اور نہ مزاج میں ناہمواری۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے سرتاپا ہمدردی اور خیر خواہی ہوں گے۔ ان کے مزاج اور ان کی فکر میں اسقدر ہم آہنگی ہوگی کہ سوچ سے لے کر عمل تک کہیں اختلاف جنم نہیں لے گا۔ دونوں ایک دوسرے کے لیے مسرت اور خوشی کا باعث ہوں گے۔
- اس ماحول سے اہلِ جنت کو کبھی نکلنے کا حکم نہیں دیا جائے گا وہ اس جنت میں ہمیشہ رہیں گے نہ انھیں کبھی موت آئے گی نہ ان نعمتوں کو کبھی زوال ہوگا۔

آیات ۲۱ تا ۲۵

آیات ۲۵-۲۱ میں
ایمانیات ثلاثہ ،ایمان باللہ ،ایمان بالرسول اور ایمان بالآخرۃ کی
دعوت دی گئی

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسۡتَحۡىٖۤ اَنۡ يَّضۡرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوۡضَةً فَمَا فَوۡقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا

اِنَّ اللّٰهَ - بیشک اللہ تعالیٰ

لَا يَسۡتَحۡىٖۤ - نہیں حیا کرتا (ح ي ي)

اسْتَحْيا يَسْتَحْيِي ، اِسْتحياءً
(X)
❶ شرمانا، حیا کرنا ❷ زندہ چھوڑنا

اَنۡ يَّضۡرِبَ - کہ وہ بیان کرے

مَثَلًا مَّا - کوئی سی مثال

بعوضة بعض سے مشتق، حیوانات کی نسبت اسکا جسم چھوٹا ہوتا ہے اس لیے اسے بعوضۃ کہتے ہیں

بَعُوۡضَةً - مچھر کی

فَمَا فَوۡقَهَا - یا جو اس سے بڑھ (حقیر ہونے میں)

فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا - پس وہ لوگ جو ایمان لائے

فَيَعۡلَمُوۡنَ اَنَّهُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّهِمۡ‌ ۚ وَاَمَّا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَيَقُوۡلُوۡنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ‌ۘ

فَيَعۡلَمُوۡنَ - وہ لوگ تو جانتے ہیں

اَنَّهُ الۡحَقُّ - کہ یہ سچائی ہے

مِنۡ رَّبِّهِمۡ - ان کے رب سے

وَاَمَّا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا - اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا

فَيَقُوۡلُوۡنَ - تو وہ کہتے ہیں

مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ - اللہ نے کیا ارادہ کیا

بِهٰذَا مَثَلًا ‌ۘ- اس مثال سے

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ ﴿٢٦﴾

يُضِلُّ بِهٖ - وہ گمراہ کرتا ہے اس سے

كَثِيْرًا - بہت لوگوں کو

وَّيَهْدِيْ بِهٖ - اور وہ ہدایت دیتا ہے اس سے

كَثِيْرًا - بہت لوگوں کو

وَمَا - اور نہیں

يُضِلُّ بِهٖٓ - وہ گمراہ کرتا اس سے

اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ - مگر نافرمانوں کو

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
فَيَقُوْلُوْنَ مَا ذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّ يَهْدِيْ بِهٖ
كَثِيْرًا ؕ وَ مَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ﴿۲۶﴾

ہاں، اللہ اس سے ہر گز نہیں شرماتا کہ مچھر یا اس سے بھی حقیر تر کسی چیز کی
تمثیلیں دے جو لوگ حق بات کو قبول کرنے والے ہیں، وہ انہی تمثیلوں کو دیکھ کر
جان لیتے ہیں کہ یہ حق ہے جو ان کے رب ہی کی طرف سے آیا ہے، اور جو ماننے
والے نہیں ہیں، وہ انہیں سن کر کہنے لگتے ہیں کہ ایسی تمثیلوں سے اللہ کو کیا سروکار؟
اس طرح اللہ ایک ہی بات سے بہتوں کو گمراہی میں مبتلا کر دیتا ہے اور بہتوں کو
راہ راست دکھا دیتا ہے اور گمراہی میں وہ انہی کو مبتلا کرتا ہے، جو فاسق ہیں

محمد اقبال

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ
كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ ﴿٢٦﴾

Lo! Allah disdains not to coin the similitude even of a gnat. Those who believe know that it is the truth from their Lord; but those who disbelieve say: What doth Allah wish (to teach) by such a similitude? He misleades many thereby, and He guides many thereby; and He misleades thereby only miscreants;

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بے جا اعتراض

- قرآن مجید نے جب ذباب (مکھی) اور عنکبوت (مکڑی) کا ذکر فرمایا اور ان کی مثال بیان کی تو یہود و منافقین نے ہنسنا شروع کر دیا۔ اور کہنے لگے یہ کلام اللہ تو نہیں لگتا
- یہ اعتراض مشرکین مکہ اور منافقین مدینہ کے پھیلائے ہوئے شبہات اور انتشار کے مختلف پہلوؤں اور تدبیروں میں سے ایک ہے۔
- یہ اعتراض بے جا ہے۔ دراصل تشبیہ اور تمثیل کے اندر جس چیز کی تشبیہ دی جارہی اور جس سے دی جارہی ہے ان میں مناسبت اور مطابقت ہونی چاہیے۔
- کوئی شے اگر بہت حقیر ہے تو اسے کسی عظمت والی شے سے آخر کیسے تشبیہ دی جائے گی؟ اسے تو کسی حقیر شے ہی سے تشبیہ دی جائے گی تو تشبیہ کا اصل مقصد پورا ہوگا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

- ان آیات میں ان شبہات کی تردید کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ تمثیلوں کے بیان سے اللہ کا مقصد کیا ہے کفار کو اس بات سے ڈرایا جاتا ہے کہ وہ اس فریب کاری سے باز آجائیں اور مومنین کو اطمینان دلایا جاتا ہے کہ ان مثالوں سے ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہوگا۔
- اللہ جس طرح چھوٹی چیز کا رب ہے اسی طرح بڑی چیزوں کا بھی رب ہے۔ مچھر کا بھی خالق ہے اور ہاتھی کا بھی خالق ہے
- تمثیل تو ایک پیرایہ اظہار ہوتا ہے اور اس کی غرض و غایت صرف یہ ہوتی ہے کہ اس کی مدد سے مدعا کو اچھی طرح کھول کر ذہن نشین کرایا جائے
- جو لوگ حق بات کو قبول کرنے والے ہیں وہ انہی تمثیلوں کو دیکھ کر جان لیتے ہیں کہ یہ حق ہے ان کے رب کی طرف سے اور نہ ماننے والوں کی لیے یہی حق گمراہی کا باعث بن جاتا ہے کہ ان انہوں نے حق کو سمجھنے اور ماننے سے انکار کیا

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۗ

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ - جو لوگ توڑتے ہیں

عَهْدَ اللّٰهِ - اللہ کے (ساتھ) عہد کو

مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ - اس کی پختگی کے بعد

وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ - اور وہ کاٹتے ہیں اس کو جس کا حکم اللہ نے دیا

بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ - کہ وہ جوڑا جائے

وَصَلَ يَصِلُ ، وَصْلاً جوڑا جانا، پہنچ آنا، پاس آنا

وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ - اور وہ فساد کرتے ہیں زمین میں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ - یہ لوگ ہی گھاٹا پانے والے ہیں

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ
اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ ﴿٢٧﴾

اللہ کے عہد کو مضبوط باندھ لینے کے بعد توڑ دیتے ہیں اللہ نے جسے
جوڑنے کا حکم دیا ہے اُسے کاٹتے ہیں، اور زمین میں فساد برپا کرتے
ہیں حقیقت میں یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں

Those who break Allah's Covenant after it is ratified, and who sunder what Allah Has ordered to be joined, and do mischief on earth: These cause loss (only) to themselves.

محمد اقبال

الَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنۢ بَعْدِ مِيثَاقِهِۦ ۖ وَيَقْطَعُونَ مَآ أَمَرَ اللهُ بِهِۦٓ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِى الْأَرْضِ ۚ

اللہ سے عہد

- اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان سب سے بڑا عہد " عہد الست " ہے، جس کا ذکر سورۃ الاعراف میں ہے۔ یہ عہد عالم ارواح میں تمام ارواح انسانیہ نے کیا تھا
- اس عہد میں تمام بنی آدم سے اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا : اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں ؟) سب نے ایک ہی جواب دیا : بَلٰی (کیوں نہیں !)
- جو فاسق ہیں، نافرمان ہیں، سرکش ہیں، انہوں نے اس عہد کو توڑا اور اللہ کو اپنا مالک، اپنا خالق اور اپنا حاکم ماننے کی بجائے خود حاکم بن کر بیٹھ گئے
- اللہ نے صلہ رحمی کا حکم دیا ہے، یہ قطع رحمی کرتے ہیں۔
- مال کی طلب میں، اس کے مال کو ہتھیانے کے لیے بھائی بھائی کو ختم کر دیتا ہے۔

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۭ

- ہماری شریعت کا فلسفہ یہ ہے کہ ہمیں دو طرح کے تعلقات جوڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک تعلق ہے بندے کا اللہ کے ساتھ ۔اس کا تعلق "حقوق اللہ" سے ہے۔ جبکہ ایک تعلق ہے بندوں کا بندوں کے ساتھ ۔ یہ "حقوق العباد" سے متعلق ہے
- اللہ کا حق یہ ہے کہ اسے حاکم اور مالک سمجھو اور خود اس کے بندے بنو۔ جبکہ انسانوں کا حق یہ ہے کہ : (کُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا) سب آپس میں بھائی بھائی ہو کر اللہ کے بندے بن جاؤ۔
- اس ضمن میں اہم ترین رحمی رشتے ہیں یعنی سگے بہن بھائی۔ پھر دادا دادی کی اولاد میں تمام چچازاد وغیرہ آجائیں گے۔اس کے اوپر پردادا پردادی کی اولاد کا دائرہ مزید وسیع ہو جائے گا۔اسی طرح اوپر چلتے جائیں یہاں تک کہ آدم و حوا پر تمام انسان جمع ہوں گے
- ان رشتوں کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے یہ فاسق ان کو توڑ کر فساد فی الارض پھیلاتے ہیں

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ

- اس آیت کا اطلاق - وسیع معنوں میں ، انسانی تمدن پر
- جن روابط کے قیام اور استحکام پر انسان کی اجتماعی وانفرادی فلاح کا انحصار ہے، اور جنہیں درست رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے، ان پر یہ (منافق/ فاسق) لوگ تیشہ چلاتے ہیں
- اس مختصر سے جملہ میں اس قدر وسعت ہے کہ انسانی تمدّن واخلاق کی پوری دنیا پر، جو دو آدمیوں کے تعلق سے لے کر عالمگیر بین الاقوامی تعلّقات تک پھیلی ہوئی ہے، صرف یہی ایک جملہ حاوی ہو جاتا ہے
- روابط کو کاٹنے سے مراد محض تعلّقات انسانی کا انقطاع ہی نہیں ہے، بلکہ تعلقات کی صحیح اور جائز صُورتوں کے سوا جو صورتیں بھی اختیار کی جائیں گی، وہ سب اسی ذیل میں آجائیں گی، کیونکہ ناجائز اور غلط روابط کا انجام وہی ہے، جو قطع روابط کا ہے، یعنی بین الانسانی معاملات کی خرابی اور نظام اخلاق و تمدّن کی بربادی۔

كَيۡفَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاللّٰهِ وَكُنۡتُمۡ اَمۡوَاتًا فَاَحۡيَاكُمۡ ۚ ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ يُحۡيِيۡكُمۡ ثُمَّ اِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۸﴾

كَيۡفَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاللّٰهِ - تم کیسے انکار کرتے ہو اللہ کا

وَكُنۡتُمۡ اَمۡوَاتًا - حالاں کہ تم تھے مردہ حالت میں

فَاَحۡيَاكُمۡ - تو اس نے زندہ کیا تم کو (ح ي ي) أحْيَا يُحْيِي ، إحْياءً زندہ کرنا (IV)

ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ - پھر وہ موت دے گا تم کو (م و ت) أماتَ يُميت ، إماتةً موت دینا (IV)

ثُمَّ يُحۡيِيۡكُمۡ - پھر وہ زندہ کرے گا تم کو

ثُمَّ اِلَيۡهِ - پھر اس ہی کی طرف

تُرۡجَعُوۡنَ - تم لوٹائے جاؤ گے

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ
يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٨﴾

تم اللہ کے ساتھ کفر کا رویہ کیسے اختیار کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے، اس نے تم کو زندگی عطا کی، پھر وہی تمھاری جان سلب کرے گا، پھر وہی تمہیں دوبارہ زندگی عطا کرے گا، پھر اسی کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے

How can ye reject the faith in Allah?- seeing that ye were without life, and He gave you life; then will He cause you to die, and will again bring you to life; and again to Him will ye return.

محمد اقبال

كَيۡفَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاللّٰهِ وَكُنۡتُمۡ اَمۡوَاتًا فَاَحۡيَاكُمۡ‌ۚ ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ يُحۡيِيۡكُمۡ ثُمَّ اِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۸﴾

عقیدہ آخرت پر موت وحیات سے استدلال

- ہم دنیا میں آنے سے پہلے مردہ تھے (كُنْتُمْ اَمْوَاتًا)
- اس لیے کہ انسان کی تخلیق اوّل عالم ارواح میں صرف ارواح کی حیثیت سے ہوئی تھی پھر دنیا میں عالم خلق کا مرحلہ آیا، اور ان میں ارواح پھونکی جاتی ہیں
- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی متفق علیہ حدیث کے مطابق رحم مادر میں جنین جب چار ماہ کا ہو جاتا ہے تو اس میں وہ روح لا کر پھونک دی جاتی ہے۔ یہ گویا پہلی مرتبہ کا زندہ کیا جانا ہو گیا۔ ہم اس دنیا میں اپنے جسد کے ساتھ زندہ ہو گئے ہمیں پہلی موت کی نیند سے جگا دیا گیا
- اب ہمیں جو موت آئے گی وہ ہماری دوسری موت ہو گی اور اس کے نتیجے میں ہمارا جسد وہیں چلا جائے گا جہاں سے آیا تھا (یعنی مٹی میں) اور ہماری روح بھی جہاں سے آئی تھی وہیں واپس چلی جائے گی

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾

عقیدہ آخرت پر موت و حیات سے استدلال

- یہاں پر انسان کو خود اپنے آپ میں غور و فکر کی دعوت دی گئی کہ جس قادر مطلق نے تم لوگوں کو نیست سے ہست کیا، عدم سے وجود بخشا، پھر وہی تم کو موت دیتا ہے اور دیگا، اور وہی تم کو پھر زندہ کرکے اٹھائے گا
- اور آخرکار بہر حال تم سب کو لوٹ کر اسی کے حضور جانا ہے، جہاں تم کو اپنے زندگی بھر کے کئے کرائے کا حساب دینا اور اس کا صلہ و بدلہ پانا ہے تاکہ عدل و انصاف کے تقاضے پورے ہوں اور بدرجہ تمام و کمال پورے ہوں
- موت و حیات کی ان حقیقتوں سے بھلا کون ذی عقل انکار کرسکتا ہے؟

هُوَالَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّافِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَبِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۧ ﴿۲۹﴾

هُوَالَّذِىْ - وہ ہے جس نے

خَلَقَ لَكُمْ - پیدا تم کو

مَّافِى الْاَرْضِ -جو کچھ زمین میں ہے

جَمِيْعًا - (اس) سب کو

ثُمَّ اسْتَوٰٓى - پھر وہ متوجہ ہوا (س و ي)

اِسْتَوَى يَسْتَوِي ، اِسْتِواءً قرار پکڑنا، متوجہ ہوا، درست ہونا، سیدھا ہونا، سنبھلنا (VIII)

استوی : اس نے قصد کیا، اس نے قرار پکڑا، وہ قائم ہوا، وہ سنبھل گیا، وہ چڑھا، وہ سیدھا ہو کر بیٹھا

هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ لَکُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا ٭ ثُمَّ اسۡتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَ هُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۲۹﴾

اِلَی السَّمَآءِ - آسمان کی طرف

فَسَوّٰىهُنَّ - اس نے ٹھیک بنائے (س و ي)

سَوَّی يُسَوِّي ، تَسْوِيَةً توازن اور تناسب سے سنوارنا ، برابر کرنا، ہموار کرنا، پورا کرنا

اردو میں - مساوات ، مساوی، استوا (خطِ استواء-Equator)، تسویہ

سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ - سات آسمان

وَ هُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ - اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے

هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَ لَـكُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ۚ ثُمَّ اسۡتَوٰٓى اِلَى
السَّمَآءِ فَسَوّٰٮهُنَّ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ ‌ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ۲۹

وہی تو ہے، جس نے تمہارے لیے زمین کی ساری چیزیں پیدا کیں،
پھر اوپر کی طرف توجہ فرمائی اور سات آسمان استوار کیے اور وہ ہر چیز
کا علم رکھنے والا ہے

It is He Who hath created for you all things that are on earth; Moreover His design comprehended the heavens, for He gave order and perfection to the seven firmaments; and of all things He hath perfect knowledge.

محمد اقبال

هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ لَکُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا ٭ ثُمَّ اسۡتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰىہُنَّ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَ ہُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۲۹﴾

- سات آسمانوں کی حقیقت کیا ہے، اس کا تعیّن مشکل ہے
- یہ آیت تاحال آیات متشابہات میں سے ہے۔ سات آسمانوں کی کیا حقیقت ہے، ہم ابھی تک پورے طور پر اس سے واقف نہیں ہیں۔
- انسان ہر زمانے میں آسمان، یا بالفاظ دیگر ماورائے زمین کے متعلق اپنے مشاہدات یا قیاسات کے مطابق مختلف تصوّرات قائم کرتا رہا ہے، جو برابر بدلتے رہے ہیں
- لہٰذا ان میں سے کسی تصوّر کو بنیاد قرار دے کر قرآن کے ان الفاظ کا مفہوم متعین کرنا صحیح نہ ہوگا۔ بس مجملاً اتنا سمجھ لینا چاہیے کہ یا تو اس سے مراد یہ ہے کہ زمین سے ماوراء جس قدر کائنات ہے، اسے اللہ نے سات محکم طبقوں میں تقسیم کر رکھا ہے، یا یہ کہ زمین اس کائنات کے جس حلقہ میں واقع ہے، وہ سات طبقوں پر مشتمل ہے
- اللہ کی بادشاہی پوری کائنات پہ ۔ جس کے متعلق انسان تھوڑا سا علم بھی نہیں رکھتا